REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۴ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۳ امان ۱۳۳۹ ہش ۳ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ کا —

ربوہ ۲ مارچ بوقت ۱۰ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند اچھی آگئی اِس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور اپنے اوپر ایک اضطراری حالت طاری کریں تا ہمارا قادر خدا ہماری گریہ وزاری کو قبول فرماتے ہوئے ہمارے پیارے آقا کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مراکش کے ساحلی شہر آغادیر میں قیامت خیز زلزلہ

ہزاروں افراد ہلاک اور مجروح۔ ستر سے نوّے فیصد تک عمارتیں بالکل تباہ ہو گئیں۔

رباط ۲ مارچ۔ مراکش کے ساحلی شہر آغادیر میں ۲۹ فروری کی رات کو زلزلے کے ہولناک جھٹکوں نے شہر کو تقریباً مکمل طور پر تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ہزاروں افراد ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔ اور ستر سے نوّے فیصد تک عمارتیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ آغادیر کا شہر ملک کے باقی حصوں سے کٹ گیا ہے۔ اور بجلی پانی اور مواصلات کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے۔

جنوبی مراکش میں بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع آغادیر کی بندرگاہ کاسابلانکا سے تقریباً پونے تین سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس کی آبادی پرسوں نصف شب تک زلزلہ آنے سے قبل تقریباً ۵۰ ہزار تھی۔

آغادیر کے ساحلی ریڈیو کی اطلاع کے مطابق زلزلہ کا پہلا جھٹکا رات کو گیارہ بجکر ۴۹ منٹ پر محسوس ہوا تھا جس کے چند لمحے بعد یہ ہنستا بستا شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا۔ (مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق اس وقت صبح کے ساڑھے چار بجے تھے) گزشتہ بدھ کو بھی یہاں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے تھے۔ بعض مبصروں کا کہنا ہے کہ آغادیر میں کل رات جو زلزلہ آیا وہ اس زلزلہ سے کہیں شدید تھا، جو ۱۷۵۵ء میں لزبن (پرتگال) میں آیا تھا۔ اور جس میں ۳۰ - ۴۰ ہزار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ زلزلے کی اطلاع ملتے ہی ملک بھر میں ہنگامی بنیادوں پر امداد پہنچانے کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ اور تمام ہسپتالوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں اور نرسوں کو آغادیر بھیجا جا رہا ہے اور مراکش میں مقیم امریکی اور فرانسیسی فوجیں ہیلی کاپٹروں کی مدد سے ان خوش قسمتوں کو خوراک پہنچا رہی ہیں۔ جو اس قیامت صغریٰ سے بچ نکلے ہیں۔ آغادیر کو مراکش کے دوسرے حصوں سے ملانے والی تمام سڑکیں زلزلے کی وجہ سے برباد ہو چکی ہیں۔ کل صبح مراکش کے سلطان اور وزیر اعظم بھی امدادی کاموں کا معائنہ کرنے کے لئے آغادیر پہنچ گئے تھے۔ خیال ہے کہ اس زلزلہ کا مرکز شہر سے آٹھ سو میل دور تھا۔ جو لیارے آغادیر کے شہر سے زخمیوں کو لیکر رباط

(باقی صفحہ ۸ پر)

سائنس کمیشن کی رپورٹ

کراچی ۲ مارچ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے کل یہاں توقع ظاہر کی کہ سائنس کمیشن اپنی رپورٹ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں صدر کو پیش کر دے گا۔ مسٹر ابوالقاسم نے جو اس کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں بتایا کہ کمیشن نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ اور اب اس کے مسودہ کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ رپورٹ کو مارچ کے وسط سے پہلے شائع کر دیا جائے گا۔

میرپور کے اردو اور انگریزی مباحثوں میں

تعلیم الاسلام کالج کے مقررین کی کامیابی

ربوہ — گورنمنٹ کالج میرپور کے آل پاکستان انٹر کالجیٹ اردو اور انگریزی مباحثوں میں جو ۲۶ اور ۲۷ فروری کو منعقد ہوئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین نے بفضلہ تعالیٰ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ انگریزی مباحثہ میں کالج کے طالب علم عبدالسمیع نے اول پوزیشن اور محی الدین اکبر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح اردو مباحثہ میں عبدالسمیع نے دوسرا انعام حاصل کیا۔ طلعت نسیم احمد چہارم پوزیشن کے حامل قرار پائے۔ یہ سب طلباء اس سے پیشتر بھی متعدد آل پاکستان مباحثوں میں نمایاں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو خود ان کے لئے اور کالج کے لئے مبارک کرے۔

موجودہ غذائی صورت حال اور اس پر قابو پانے کے مؤثر ذرائع

جلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ڈاکٹر سلطان محمود شاہد کا لیکچر

ربوہ ۲ مارچ۔ کل شام تعلیم الاسلام کالج میں مجلس اقتصادیات کے زیر اہتمام پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (لنڈن) نے موجودہ غذائی صورت حال پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ تھور اور سیم وغیرہ پر قابو پانے نئی اور جدید ایجادات سے اور زیر کاشت رقبہ میں خاطر خواہ اضافہ کرنے سے خوراک کی موجودہ کمی کو نہ صرف دُور کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ پاکستان اس قابل ہو سکتا ہے کہ فاضل اناج دوسرے ملکوں کو برآمد کر سکے۔ آپ نے ان سب امور سے متعلق نہایت دلچسپ اعداد و شمار پیش کرنے اور پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں حکومت کی قابل قدر مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ان مساعی کے بار آور ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم درمیانی مشکلات پر قابو پانے کی غرض سے غذا کے معاملے میں ایک حد تک اپنے مزاج کو بدلیں۔ اور ایسی غذاؤں کا اپنے آپ کو عادی بنائیں۔ کہ جس سے زمین کی زرخیزی پر موجودہ زیادہ کم ہو سکے۔ آپ نے آلو اور اسی قسم کی دیگر سبزیاں بکثرت استعمال کرنے اور ماہی گیری کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ مارچ ۶۰ء

آئین

صدر مملکت نے اپنے پیغام میں جو قوم کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد آپ نے پاکستانی عوام کو دیا اس میں پاکستان کے آئندہ آئین کے متعلق فرمایا کہ

"ہمیں ایک ایسے آئین کی ضرورت ہے جو جمہوری ہو۔ عام فہم ہو قابل عمل ہو جس کے مطابق عمل کرنے پر زیادہ اخراجات نہ آئیں۔ اور سب سے اہم یہ کہ یہ آئین ایسا ہو جو ہمیں اچھے مسلمانوں کی طرح زندگی گذارنے کے لائق بنا سکے۔"

ہمارے حالات کے پیش نظر یہ تمام باتیں ہمارے آئین میں ہونی ضروری ہیں آئین کمشن کو ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ آپ نے اس آخر الذکر بات کی یعنی آئین ایسا ہونا چاہیئے جو ہمیں اچھے مسلمانوں کی طرح زندگی گذارنے کے لائق بنا سکے۔ مزید وضاحت ان الفاظ میں فرمائی ہے:۔

"امور مملکت میں اسلامی پرتو پیدا کرنے کا کام بڑی نازک اور دقت طلب خواہش ہے۔ لیکن میں اپنی تمام صلاحیتوں اور ذہنی دیانت داری کے ساتھ یہ کام سرانجام دینے کی کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میری سمجھ میں روحانی عقیدہ کا مطلب صرف نہ بدلنے والے اصول ہی نہیں بلکہ زندگی کے جو ہر کا جامع علمی شعور بھی ہے جو ان کے حادث ہونے کے برعکس اس دنیا اور عاقبت دونوں میں جاری و ساری ہے۔ مذہب کا مقصد زندگی کو اجاگر اور مالا مال کرنا ہے اور آدمی کے وجود کی غایت یہ ہے کہ وہ آپ کو اس زندگی کا اہل ثابت کرے آج کی تیز رفتار دنیا میں جب کہ انسان کا ذہنی افق ہر وقت وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور اس کے علم کی مشعل خلا کی پنہائیوں کو روشن کرتی چلی جا رہی ہے ہماری اسلامی فہم کو بھی آگے ہی بڑھنا چاہیئے۔ پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ آیئے قدم بڑھایئے اور دیکھئے کہ ہم عاجز انسان خدا کے اس عظیم دین کی کس حد تک خدمت کر سکتے ہیں۔"

اگر یہ درست ہے کہ انسانی طبیعت کے لحاظ سے امور مملکت میں اسلامی پرتو پیدا کرنے کا کام بڑی نازک اور دقت طلب خواہش ہے لیکن اگر ہم قرآن کریم کی طرف رجوع کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اخلاق کی بنیاد تمام تر تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اگر امور مملکت کو سرانجام دینے والے بھی اس بنیادی اصول کی اہمیت کو سمجھیں اور ہر کام تقوے کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کریں تو وہ بڑی حد تک امور مملکت میں اسلامی پرتو پیدا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم نے آغاز ہی اس طرح کیا ہے کہ

ذالک الکتاب لاریب
فیہ ھدی للمتقین

یعنی قرآن متقین کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس لئے اسلامی اخلاق کے تمام اصول اسی ایک مرکز کے گرد گھومتے ہیں۔ اگر صاحبانِ اقتدار جن کو قوم نے اپنے ملکی معاملات کی سرانجام دہی سونپی ہے۔ ملک و قوم کے لئے اچھا کام کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تقوی اللہ کی صفت پیدا کرنے کے سامان کرنے چاہئیں۔ صرف ایسی صورت ہی میں کامیابی ہو سکتی ہے اور جس وقت کا صدر مملکت نے اظہار کیا ہے۔ وہ دور ہو سکتی ہے اس طرح ارتقائے حیات کے بدلتے ہوئے حالات میں بھی انسان اپنے اس مرکز پر قائم رہتے ہوئے ان تمام مختلف صورتوں کا مقابلہ کر سکتا ہے جو رفتار ترقی میں پیش آ سکتے ہیں اور آتے رہیں گے۔ اسلام ایک جامد دین نہیں ہے۔ بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کے کلام پر انحصار رکھتا ہے اور یہ کائنات اللہ تعالےٰ کا فعل ہے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فعل اور قول مختلف اور متضاد نہیں ہو سکتے۔ انسانی ذہن نے کائنات کو سمجھنے میں جو ترقی کی ہے وہ ابھی کائنات کے ذخار سمندر میں قطرے کے برابر بھی نہیں ہے۔ صدر مملکت نے مندرجہ بالا الفاظ میں اس امر کو نہایت پیارے اور واضح الفاظ میں بیان کیا ہے صدر مملکت نے اس ضمن میں جو نہایت قابل عمل بات فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ

"میری آپ سے گزارش ہے کہ آئین کے معاملات پر غور کرتے وقت آپ روحانی عقائد میں نہ الجھیں اور یہ دیکھیں کہ دوسرے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے۔ دوسرے ملکوں کی مثالیں رہنمائی کے لئے تو اچھی ہوتی ہیں لیکن ان پر آنکھیں بند کر کے عمل کرنا اور اپنے مخصوص حالات سے چشم پوشی کرنا ماضی میں ہمیں تباہی کے کنارے پر پہنچا چکا ہے اور آئندہ بھی ایسا کرنا خودکشی کے مترادف ہوگا۔ لہذا آئین کمیشن کو اپنی سفارشات اور تجاویز پیش کرتے وقت آپ پاکستان کے حالات پر نظر رکھیں۔ دوسروں کی مثالوں کی کورانہ تقلید نہ کریں۔ اپنے ملک کے حالات کا مطالعہ کیجئے اور خود سے یہ سوال پوچھئے کہ کونسی چیز ہمارے لئے سب سے زیادہ موزوں رہے گی اس سوال کے صحیح اور دیانت دارانہ جواب ہی سے ہمارے مسائل کا حل ہوگا دوسرے لفظوں میں ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہمارے طرز فکر میں انفرادیت ہونی چاہیئے۔ یہ کام محنت اور مستعدی سے انجام دینے کی کوشش کیجئے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں امور مملکت اور آئین سازی میں اسلام کے نہایت وسیع تصورات کو زیر نظر رکھنا چاہیئے اور عقائد کے فروعی اختلافات اور انفرادی تصورات کو امور مملکت کی سرانجام دہی میں حائل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں فروعی اختلافات کی بنیاد پر کئی ایک روحانی عقائد کے مکاتب ہیں۔ جہاں تک کسی واحد شخص کی ذات کا تعلق ہے ہر ایک فرد کو آزادی ہے کہ وہ کسی مکتب خیال کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھے۔ اسلام نے لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کر کے اس جمہوری حق کو نہایت واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے ظاہر ہے کہ کوئی مملکت جو اپنے آئین کی بنیاد اسلامی اصولوں پر رکھنا چاہتی ہے وہ اسلام کے اس بنیادی اصول کو قائم رکھے گی اور کسی بشر کے روحانی عقائد میں دخل اندازی ناجائز قرار دے گی اور ایسا آئین تیار کرے گی۔ جو روحانی عقائد کی الجھنوں سے مبرا ہوگا۔

اگر دنیا اسلام کے اس اصول پر کاربند ہو جاتی۔ تو یقیناً گزشتہ زمانوں میں (باقی صفحہ ۹)

تشنگی

آتا ہے یہ خیال میرے دل میں بار بار
حاصل نہیں بشر کو کسی رنگ میں قرار
عقل و خرد سے عالمِ دل کی فضا خموش!
جوشِ جنوں سے جامۂ ہستی ہے تار تار
دل میں ہے بیکلی تو طبیعت میں تشنگی
روحوں میں اضطراب ہے ذہنوں میں اضطرار
ہر لمحہ ہے اسے کسی موہوم شئے کی آس
ہر لحظہ ہے اُسے کسی ہستی کا انتظار
ہر غنچۂ شگفتہ ہے پیغمبر امید
ہر ابر خوش خرام ہے اک ساقیٔ بہار
اختر ہے کیا عجیب یہ تخلیق کا اصول
معبود! تیری صنعتِ کامل کے میں نثار

عبد السلام اختر ایم اے

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات کے متعلق میرا نوٹ الفضل میں چھپ چکا ہے۔ یہ نوٹ میں ایک اور غرض سے لکھ رہا ہوں۔ جو جماعتی ترقی سے تعلق رکھتی ہے۔ کل جب مجھے چوہدری صاحب مرحوم کے جنازہ کی نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تو مجھے بعض خیالات کے غیر معمولی ہجوم کی وجہ سے نماز پڑھانی مشکل ہوگئی۔ اور میں بڑی کوشش سے اور طبیعت پر زور دے کر مسنون دعائیں پڑھ سکا کیونکہ بار بار یہ خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ لوگ گذرتے جاتے ہیں۔ مگر ان کی جگہ لینے کے لئے آدمی اس رفتار سے تیار نہیں ہو رہے جیسا کہ ہونے چاہئیں۔ اور پھر جو نئے لوگ تیار ہو رہے ہیں وہ عموماً اس للّٰہیت اور اس جذبۂ خدمت کے مالک نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ بیشک بعض بہت قابلِ رشک نوجوان بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ مگر کثرت و قلت کا فرق اتنا ظاہر و عیاں ہے کہ کوئی سمجھدار شخص اس فرق کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بہرحال میرے دل و دماغ پر اس خیال نے اتنا غلبہ پایا۔ کہ بعض اوقات میں نمازِ جنازہ میں مسنون دعاؤں کو بھول کر اس دعا میں لگ جاتا تھا۔ کہ خدایا تیری ممیت والی صفت جب زندوں کو مار رہی ہے تو اپنے فضل و کرم سے اپنی محیی والی صفت کے ماتحت مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے ہم میں ساتھ ساتھ زندہ وجود بھی پیدا کرتا چلا جا تا کہ جماعت میں کسی قسم کا خلا یا کمزوری نہ آنے پائے۔ اور اس کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے۔ جنازہ کے دوران بلکہ تجہیز و تدفین کے دوران میں بھی میرا قریباً سارا وقت اسی فکر اور اسی دعا میں گذرا۔ چنانچہ جو شعر اس نوٹ کے عنوان میں درج کیا گیا ہے۔ وہ بھی اصولی طور پر اسی لطیف مضمون کا حامل ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ اکٹھے بیٹھ کر شرابِ طہور پیا کرتے اور مجلس جمایا کرتے تھے۔ وہ اب ایک ایک کر کے اٹھتے جاتے ہیں۔ اور پرانی مجلس سونی ہوتی جارہی ہے۔ اب اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس مجلس میں بیٹھنے والوں کو کوئی ایسا آبِ حیات مل جائے۔ جو ان پر موت کا دروازہ بند کر دے۔ اور اس طرح یہ پاکیزہ مجلس ہمیشہ گرم رہے۔

میں انہی خیالات میں سرگرداں تھا کہ میرے دل کی گہرائیوں سے یہ آواز اٹھی کہ اسلام نے یہ آبِ حیات بھی مہیّا کیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ:۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ
عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ

"یعنی جو لوگ خدا کے رستہ میں زندگی گزارتے ہوئے فوت ہوں۔ اور قربانی کی موت حاصل کریں۔ ان کو ہرگز فوت شدہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ (اور ہمیشہ زندہ رہیں گے) اور ان کی زندگی کی علامت یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی خدا کی طرف سے ان کو رزق مہیّا کیا جاتا ہے۔ جو انسانی زندگی کے بقا اور نشو و نما کا موجب ہے۔"

اس لطیف آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ شہداء کی زندگی نہ صرف اپنی ذات پر کبھی ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر شہید کی موت بہت سے دوسرے لوگوں کی زندگی کا باعث بن جاتی۔ اور جماعت کی غیر معمولی ترقی کا موجب ہوتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ قرآن و حدیث میں صریح اشارات پائے جاتے ہیں کہ شہید سے صرف وہی شخص مراد نہیں جو کسی دینی لڑائی میں مارا جائے بلکہ ہر وہ شخص بھی شہیدوں میں داخل ہے جو اپنی خدمتِ دین میں زندگی گزارتا ہوا فوت ہو (۲) اور اس کا نمونہ بھی ایسا ہو کہ دوسروں کے لئے ترغیب و تحریص اور ازدیادِ ایمان فی الدین کا موجب بن جائے۔

مجھے حافظ شیرازی کا یہ شعر بہت پسند ہے کہ:۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

پس میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں اور اپنے دلوں میں ایسا عشق اور خدمتِ دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں۔ کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو۔ بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی طفیل جماعت کی آخرت اس کی اولےٰ سے بھی بہتر ہو۔ یقیناً اگر ہمارے نوجوان ہمت کریں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اس مقصد کا حصول ہرگز بعید نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے۔ جو حضور نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے ..... کہ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا اور پھیلے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا"

خدا کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس عظیم الشان بشارت سے حصہ پائیں اور اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ یاد رکھو کہ ایسی زندگی چنداں شاندار نہیں سمجھی جاسکتی کہ انسان ایک بلبلہ کی طرح اٹھے اور پھر بیٹھ جائے اور ساٹھ ستر سال کی عمر میں اس کی فعّال زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے بلکہ اصل شان اس میں ہے کہ انسان کی جسمانی موت کے بعد بھی اس کے آثار اس کی اولاد اور اس کے شاگردوں اور اس کے دوستوں اور اس کے عزیزوں اور اس کے علمی اور عملی کارناموں کے ذریعہ روشن جواہرات کی طرح جگمگاتے رہیں۔ قرآن نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ
خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَّخَیْرٌ اَمَلًا ۔ پس:۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

والسلام ۔ خاکسار

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۹ فروری ۱۹۶۰ء

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ

"روزے کے بارہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو۔ تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔ ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا یہ اس لئے ہے۔ کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شئے خدا تعالےٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا تعالےٰ توفیق بخش دے گا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کی المناک وفات پر

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد تعزیت

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا یہ خاص اجلاس حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی صدمہ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت چوہدری صاحب احمدیت کے جانباز مجاہد اور بے شمار خوبیوں کے حامل تھے ۱۹۰۷ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وقف زندگی کی پہلی تحریک فرمائی تو آپ نے اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں بخوشی اسلام کی خدمت کے لئے پیش کر دیا اور پھر اپنے عہد کو نہایت خلوص اور جانفشانی سے نبھاتے ہوئے پوری عمر تبلیغی جہاد میں صرف کی۔ آپ سب سے پہلے احمدی مبلغ تھے جنہیں بیرونی ممالک میں تبلیغ کے جہاد میں خدمت کا موقع ملا۔ ملکانہ میں فتنہ ارتداد کے وقت آپ نے بطور امیر المجاہدین خدمت اسلام کی۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے بطور ناظر اعلیٰ اور ناظر اصلاح وارشاد نہایت خوش اسلوبی سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ تبلیغ اسلام کو اس قدر جوش تھا کہ تقسیم ملک کے وقت جب آپ کو بھارتی حکومت نے نظر بند کر دیا اور بڑی بڑی تکالیف پہنچائیں تو آپ نے استقامت کا شاندار نمونہ دکھاتے ہوئے قید خانہ میں بھی تبلیغ حق کو جاری رکھا۔ چنانچہ جیل میں ہی کئی مسجود وجیل احمدیت میں داخل ہوئیں۔ آپ اسلام اور احمدیت کے ایک فتح نصیب مجاہد تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک سانس سلسلہ کی خدمت میں وقف کر رکھا اور آخری دم تک تبلیغ واشاعت اسلام کے کام میں مصروف رہے۔

اہالیان ربوہ اس المناک صدمہ میں حضرت چوہدری صاحب کی اولاد اور ان کے خاندان کے دیگر تمام افراد سے دلی طور پر شریک ہیں اور ان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے۔ اللّٰھم نور مرقدہ وادخلہ فی جنتک النعیم۔ آمین

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا اہم فرض

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ قرآن شریف کا رمضان سے خاص تعلق ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبریل ہمارے آقا و مولا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کا دور پورا کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آخری رمضان میں دو مرتبہ قرآن شریف کا دور پورا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ لوگوں کو قرآن شریف پڑھائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ وہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھول دے اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں تو یہی ایک ایسی خدمت ہوگی جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دے گی"

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رمضان میں قرآن شریف کا ترجمہ پڑھنے پڑھانے کا کام پوری توجہ سے شروع کریں اور پھر اس بابرکت کام کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں۔

(مہتمم تعلیم وذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

— میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار رہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین (عبد الستار۔ مرزا مشین ربوہ)

فہرست رقوم فدیہ رمضان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان رقوم فدیہ رمضان کی فہرست درج کی جاتی ہے جو اس وقت تک میرے دفتر میں وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مجبوری کی وجہ سے ترک صوم کرنے والوں کے لئے اس فدیہ کو کفارہ بنا دے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل چیز روزہ ہے۔ فدیہ صرف معذوری کی صورت میں مقرر کیا گیا ہے۔ وانما الاعمال بالنیات۔ فدیہ کی رقم کی تعیین فدیہ دینے والے کی حیثیت کے مطابق ہوتی ہے۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ۔ ۲۹ فروری مطابق یکم رمضان

نمبر	نام	رقم
(۱)	محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	۳۰/-
(۲)	شیخ غلام قادر صاحب (والد مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم) ربوہ	۱۰/-
(۳)	چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ (والد ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب) لنڈن	۳۰/-
(۴)	والدہ صاحبہ سمیع اللہ صاحب پشتا میڈیکو۔ لاہور	۲۰/-
(۵)	محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسن صاحب دار البرکات ربوہ	۱۰/-
(۶)	والد صاحب مرزا احسن بیگ صاحب نسیم میڈیکل ہال۔ لائلپور	۲۰/-
(۷)	بشیر احمد صاحب شاکر ہیڈ ماسٹر دسند پورہ راہ پنڈی	۱۵/-
(۸)	والدہ صاحبہ ملک محمد یونس خان صاحب۔ پولیس سٹیشن راولپنڈی	۲۰/-
(۹)	ڈاکٹر عبد الستار صاحب پنشنر دار الرحمت غربی ربوہ	۱۵/-
(۱۰)	محترمہ نسیم اختر فوزیہ صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الستار صاحب پنشنر دار الرحمت	۱۰/-
(۱۱)	ڈاکٹر محمد بشیر صاحب لاہور	۲۰/-
(۱۲)	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب لاہور	۳۰/-
(۱۳)	والدہ صاحبہ ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب۔ مظفر گڑھ	۳۰/-

جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۲ و ۲۳/۲ کو راجن پور میں سالانہ جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ ۹ بجے بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ صبح کا پہلا اجلاس سامعین کی کثرت اور اشتیاق کو دیکھ کر پورے پانچ گھنٹے جاری رکھنا پڑا۔ شام کا اجلاس چار گھنٹے جاری رہا۔ معززین شہر دونوں اجلاسوں میں شامل ہوئے۔ ڈیرہ غازی خاں اور دیہات سے بھی احمدی احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔

اختتام جلسہ پر اسلام کی ترقی اور پاکستان کی خوشحالی کے لئے دعا کی گئی۔ چوہدری شرف دین صاحب اور چوہدری غلام نبی صاحب نے انتھک محنت سے اس جلسہ کو کامیاب بنایا اور مہمانوں کی ہر رنگ میں خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ غازی خاں)

دعوتِ ولیمہ

ربوہ۔ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۰ء بعد نماز عشاء شیخ منظور علی صاحب ریڈیو انجینئر چٹاگانگ (ابن مکرم شیخ حامد علی صاحب آف بھاگلپور) کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم میاں عبد الرحیم صاحب اور بعض دوسرے احباب نے شرکت فرمائی۔

مکرم شیخ منظور علی صاحب کی شادی مورخہ ۲۵ فروری کو مکرم میجر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری پروفیسر جامعہ نصرت ربوہ کی صاحبزادی رضیہ سلطانہ صاحبہ کے ہمراہ ہوئی تھی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

برادرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب معاون وکیل المال سابق مبلغ ہانگ کانگ شدید کھانسی و مختلف عوارض سے قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ظہور احمد شمس باجوہ)

فضائل رمضان المبارک

(فضل الرحمٰن صاحب نعیم ادارۃ المصنفین ربوہ)

(۲)

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رمضان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو مہینہ آیا ہے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم ہوا اور اس رات میں نیکی کرنے سے سوائے بے نصیب ... کے اور کوئی محروم نہیں کیا گیا (ابن ماجہ)

۵۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن یہ خطبہ ارشاد فرمایا اے لوگو تم پر سایہ کیا ہے ایک عظیم مہینے نے۔ اور ایک مبارک مہینے نے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس کے روزے اللہ نے فرض کئے ہیں اور اس رات کا قیام نفل بنایا ہے جو کوئی تقرب ڈھونڈے اس رات میں اللہ کا اپنی کسی نیک خصلت کے ساتھ سو ہوتا ہے وہ اس طرح جیسے اس نے رمضان کے سوا فرض ادا کیا ہو (یعنی رمضان کا نفل۔ اور رمضان کے علاوہ مہینے کا فرض برابر ثواب رکھتے ہیں) اور جس نے رمضان کا کوئی فرض ادا کیا سو وہ ایسا ہو گیا گویا اس نے رمضان کے علاوہ سو فرض ادا کئے۔

- اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔
- اور وہ مہینہ غمخواری کا ہے۔ جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔

جس نے افطار کروایا روزہ دار کو یہ امر اس کے تمام گناہوں کی بخشش کا اور اسکے نفس کو آگ سے بچانے کا موجب ہو جاتا ہے۔ نیز افطار کروانے والے کو بھی اس روزہ دار جتنا ثواب مل جاتا ہے۔ بغیر اسکے کہ روزہ دار کے اجر سے کچھ بھی کم ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سب اس قدر نہیں پاتے کہ روزہ دار کو روزہ افطار کرا سکیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ یہ ثواب بھی اس شخص کو دیتا ہے جو افطار کروائے۔ روزہ دار کو دودھ کے ایک گھونٹ سے ایک کھجور سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے ــــ اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلا دے۔ اللہ تعالےٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ اور وہ پیاسا نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ اسکے شروع میں رحمت ہے بیچ میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے بچاؤ کا سامان ہے۔

اور جس نے اپنے لونڈی اور غلام کا بوجھ رمضان میں ہلکا کر دیا اللہ تعالےٰ اسے بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

ارشادات
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی فرزند اور اسلام کے بطل جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ .... رمضان دعا کا مہینہ ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلّی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے"

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۱۲۹ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۲۵)

"...... اس اثنا میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے۔ بعض گذشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلےٰ طبقے کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین وعلی رضی اللہ عنہم وفاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی۔ غرض اس طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر موجب تطویل ہے اور علاوہ اسکے انوار روحانی تمثیلی طور پر بعض ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سادہ اور بعض سبز و سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوتی جیسا کہ اس کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور روزہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے"

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۱۳۰)

فرمودات
مصلح موعود ایدہ اللہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں اسلامی عبادات پر ایک اچھوتا اور بے مثال مضمون تحریر فرمایا ہے۔ اس میں روزہ کی فلاسفی اور اس کے فضائل بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"تیسری قسم کی عبادت جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ وہ روزہ ہے۔ روزوں کا حکم بھی قریباً سب مذاہب میں مشترک ہے جس صورت میں اور جس شکل میں اسلام نے اسکو پیش کیا ہے اور محفوظ رکھا ہے۔ وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ .... روزہ کی حکمتیں قرآن کریم نے یہ بتائی ہیں لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون (البقرہ ع ۲۳) تاکہ تم اللہ تعالےٰ کی بڑائی کا اظہار کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا راستہ دکھایا ہے تاکہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو۔ ..... کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے۔ اس کی اسے قدر نہیں ہوتی ہے۔ جب چھن جائے تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے .... اسی طرح روزہ میں جب انسان بھوکا رہتا ہے اور اسے بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسے کیا آرام بخشا ہے اور یہ کہ اسے اس آرام کی زندگی کو نیک اور مفید کاموں میں صرف کرنا چاہیئے نہ کہ لہو ولعب میں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ روزہ کی حکمت یہ ہے کہ لعلکم تتقون تاکہ تم کو تقویٰ حاصل ہو۔ یہ تتقون کا لفظ قرآن کریم میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک دکھوں سے بچنے کے معنے میں۔ دوسرے گناہ سے بچنے کے معنوں میں اور تیسرے روحانیت کے اعلیٰ مدارج کے حاصل کرنے کے متعلق۔ پس اس لفظ کے ذریعہ سے تین حکمتیں اللہ تعالےٰ نے روزہ کی بیان فرمائی ہیں۔

پہلی حکمت یہ کہ انسان روزہ کے ذریعہ سے دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ بظاہر یہ امر قابل تعجب معلوم ہوتا ہے کہ روزے سے انسان دکھ سے بچے۔ کیونکہ روزہ سے تو انسان اور بھی تکلیف پاتا ہے۔ مگر جب غور سے دیکھا جائے تو روزہ درحقیقت انسان کو دو سبق دیتا ہے۔ جس سے اسکی قومی حفاظت ہوتی ہے اول سبق تو یہ ہے کہ مالدار لوگ جو سال بھر عمدہ سے عمدہ غذائیں کھاتے رہتے ہیں۔ ان کو اپنے غریب بھائیوں کی تکلیفوں کا جو فاقوں سے دن گذارتے ہیں احساس بھی نہیں ہوتا.. .... لیکن اسلام کے حکم کے ماتحت بڑے سے بڑے امراء کو روزے رکھنے پڑتے ہیں اور تب ان کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بھوک کی تکلیف کیسی ہوتی ہے اور اپنے غریب بھائیوں کی حالت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے اور اور ان کی ہمدردی کا جوش دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قوم کی ترقی اور حفاظت ہوتا ہے ....

دوسری صورت یہ ہے کہ اسلام نہیں چاہتا کہ لوگ سست اور غافل ہوں اور تکلیف برداشت کرنے کی ان میں عادت نہ ہو .... اور روزے ہر سال مسلمانوں کے اندر یہ مادہ پیدا کر جاتے ہیں۔

...... دوسرا امر کہ روزوں سے انسان گناہ سے بچتا ہے .... جب کوئی شخص روزوں میں تمام ان لذتوں کو جو اسکو بعض اوقات گناہ کی طرف کھینچتی ہیں خدا کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور ایک مہینہ تک برابر اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان لالچوں کا مقابلہ باآسانی ... کر سکتا ہے۔ جو اسے گناہ کی طرف کھینچتی ہیں۔

تقوےٰ کے قیام میں روزوں سے اس طرح مدد ملتی ہے کہ ان دنوں میں چونکہ رات کو کھانا کھانے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ زیادہ عبادت اور دعاؤں کا موقع ملتا ہے اور دوسرے جب بندہ خدا تعالےٰ کے لئے اپنے آرام کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالےٰ بھی اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کی روح کو طاقت بخشتا ہے"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۵۷ و ۵۹)

کس قدر پیارا مہینہ ہے رمضان المبارک۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ صرف اسبات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ اسکے فضائل خود اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے۔ سرور کائنات سردار دو جہاں خاتم النبیین حضرت رسول مقبول (باقی صفحہ ۸ پر)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

چندہ برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ

(۱) مکرم چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم سلانہ آئمہ ضلع شیخوپورہ منجانب پسر خورد — ۱۵۰/-

(۲) مکرمہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالحق صاحب ملک گجرات شہر منجانب مرحوم والد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب — ۱۵۰/-

(۳) مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اسماعیلہ ضلع گجرات منجانب مرحومہ اہلیہ غلام فاطمہ صاحبہ — ۱۵۰/-

(۴) مکرمہ بہشت بی بی صاحبہ مرحومہ مستری سدو کے ضلع گجرات — ۱۵۰/-

(۵) مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور شہر منجانب مرحوم والد حضرت مولوی ظفر احمد صاحب — ۱۵۰/-

(۶) مکرمہ کرم بی بی صاحبہ لائلپور شہر منجانب والد مرحوم شیخ عبداللہ صاحب سوداگر ابالوی — ۱۵۰/-

(۷) مکرم ملک بشارت احمد علی خانصاحب ایمن آباد تی گوجہ ضلع لائلپور منجانب والد مرحوم ملک عبداللہ خانصاحب — ۱۵۰/-

(۸) مکرم ملک محمد صادق صاحب چک ۶۲ شرقی ضلع لائلپور منجانب مرحوم والدین برادر و اہلیہ صاحبہ — ۲۱۰/-

(۹) مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ چک ۵۵۹ گ ب ضلع لائل پور منجانب فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حج پر جانے والے احمدی احباب

جو احمدی احباب امسال فریضہ حج ادا کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں ان کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ حج کے دوران ایک معلم مقرر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ مکہ معظمہ میں ایک معلم صالح عبدالصمد محلہ شامیاں میں رہائش پذیر ہیں۔ وہ نہایت محنتی اور مخلص انسان ہیں۔ انہوں نے مجھے اور دیگر احمدی احباب کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی تھی۔ لہٰذا حج پر جانے والے احباب اگر ان کو معلم مقرر کریں تو اس طرح ایک تو سب احمدی احباب یکجا رہ سکیں گے اور دوسرے انہیں صحیح معلم کی خدمات حاصل ہو جائیں گی۔ احباب مندرجہ بالا پتہ پر ان سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

(رحمت اللہ امیر جماعت احمدیہ کراچی)

تربیتی مضامین

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے بیش قیمت تعلیمی، تحقیقی، تربیتی اور اصلاحی مضامین احباب جماعت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے انہی بلند پایہ مضامین اور دلکش تحریروں کو یکجا کر کے مخلصین جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ "تربیتی مضامین" اس مبارک سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تربیتی مضامین کا مجموعہ بہت جلد شائع ہو جائے گا۔ مضامین کے علاوہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی بعض روح پرور نظمیں بھی شامل اشاعت ہوں گی۔ ابھی سے اپنا نسخہ ریزرو کروا لیجئے!

ضخامت اندازاً چار سو صفحات قیمت اعلیٰ کاغذ چار روپے۔ درجہ دوم تین روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ ۱۔ اتالیق منزل احمد نگر ربوہ (۲) فضل الرحمٰن نعیم دفتر ادارۃ المصنفین ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد سلطان احمد صاحب ساکن نیول چک ۵/۱۱-L ضلع میانوالی مورخہ ۸ فروری کو ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(سردار احمد نسیم کراچی چھاؤنی)

مجلس تاریخ تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام

پروفیسر شجاع الدین صاحب کا لیکچر

مجلس تاریخ تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام کل مورخہ ... بعد جناب پروفیسر شجاع الدین صاحب صدر شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے Education under the Moghals کے موضوع پر ایک ٹھوس اور معلوماتی لیکچر دیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے کی۔ آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو عطاء المجیب صاحب نے کی اس کے بعد قریشی ضیاء الحق صاحب صدر مجلس نے معزز مہمان کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد لیکچر شروع ہوا۔ جو قریباً پونے گھنٹے تک جاری رہا۔

آپ نے عہد مغلیہ کے تعلیمی نظام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قریباً عہد مغلیہ کے سبھی بادشاہ علم دوست اور علماء کی قدردانی کرنے والے تھے جس کے نتیجے میں دور دور سے علماء کھنچے چلے آئے۔ آپ نے اس زمانے کے ان علماء و ادباء کا بھی ذکر کیا جن کے وجود سے علم و ادب میں نئے نئے اضافے ہوئے۔ بادشاہوں کی علم دوستی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے جگہ جگہ مدرسے قائم کئے۔ تعلیمی اخراجات خود گورنمنٹ دیتی تھی۔ مغل شہنشاہوں کی قدردانی اور داد و دہش نے صدہا ادیبوں کو کھینچ لیا۔ جن کی شعر ریزی نے فارسی ادب کی آبیاری کی۔

اس کے بعد طلباء نے سوالات کئے جن کا فاضل مقرر نے بڑی وضاحت سے جواب دیا۔ سوالات کا سلسلہ قریباً دس پندرہ منٹ تک رہا۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ اس کے بعد کالج کے اساتذہ اور مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

(سیکرٹری ہسٹاریکل سوسائٹی)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس وقت مندرجہ ذیل چار مالی تحریکات ہیں۔ ان کی شرح اس قدر قلیل ہے۔ کہ چندہ کی ادائیگی کسی رکن پر بھی بار نہیں ہو سکتی۔

چندہ مجلس:۔	نصف پائی فی روپیہ ماہانہ آمد پر
چندہ سالانہ اجتماع:۔	بارہ آنے سالانہ فی رکن
چندہ اشاعت لٹریچر:۔	ایک روپیہ سالانہ
چندہ تعمیر دفتر:۔	حسب توفیق

(برائے قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

میرے بڑے بھائی چوہدری غلام دستگیر صاحب اکاؤنٹنٹ میونسپل کمیٹی لائلپور کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء عطا فرمائے۔

(عنایت احمد سیکرٹری ایم سی - ربوہ)

۲۔ میں تقریباً چار سال سے بیمار ہوں۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار:۔ قاضی محمد افضل احمد علوی صحابی نیا دھرم پورہ لاہور)

(۳) بندہ امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ و درویشان قادیان دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(محمد ارشاد پراچہ گارڈ ہاؤس ایجیسن کالج لاہور)

(۴) خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد قادری چک ۲۹۴/P ضلع رحیم یار خاں)

(۵) میں ایک امتحان دے رہا ہوں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اچھی نمایاں کامیابی عطا کرے۔ (آمین)

(محمد شفیع ملتان)

(۶) مجھے چند دنوں سے بخار آ رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(ابن مقبول احمد بہاولنگر)

دو ماہ تک نہری تنازعہ پر قطعی سمجھوتہ ہو جائے گا

عالمی بنک کا اعلان۔ گفت و شنید کی تازہ ترین صورت حال کی وضاحت

واشنگٹن یکم مارچ عالمی بنک نے ایک اعلان میں یہ توقع ظاہر کی ہے کہ نہری پانی کے تنازعہ پر آئندہ دو مہینوں تک پاکستان اور ہندوستان میں قطعی مفاہمت ہو جائے گی، اس طرح نزاعی امور سلجھنے کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ ہو سکے گا۔

کل راولپنڈی میں بھی ایک اعلان جاری ہوا ہے جس میں حکومت پاکستان نے عالمی بنک کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اس نے سندھ کے طاس کا ترقیاتی فنڈ قائم کرنے اور بعض حلیف ملکوں کی حکومتوں سے فنڈ کے لئے عطیات کی یقین دہانی حاصل کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

واشنگٹن سے جاری ہونے والے عالمی بنک کے اعلان میں کہا گیا ہے، ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کے معاہدے کی تکمیل اور نہری تنازعہ کے تصفیہ کے لئے عالمی بنک کے زیر اہتمام واشنگٹن میں گفت و شنید جاری ہے۔ توقع ہے کہ معاہدہ میں شامل ہونے والے تمام تصفیہ طلب معاملات پر دو ماہ تک قطعی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ یہ معاہدہ فروری ۱۹۵۴ء کی تجویز کے مطابق سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم پر مبنی ہوگا۔ ۱۹۵۴ء کی تجویز دونوں حکومتوں کے سامنے عالمی بنک نے پیش کی تھی۔ اس تجویز کے تحت سندھ کے طاس کے تین مشرقی دریاؤں (ستلج، بیاس اور راوی) کو ہندوستان استعمال کرے گا، تین مغربی دریاؤں (سندھ، جہلم اور چناب) کو پاکستان استعمال میں لائے گا، دریاؤں کی اس تقسیم کے باعث بعض ہیڈ ورکس تعمیر کرنا ہوں گے تاکہ مغربی دریاؤں کا پانی ان علاقوں تک پہنچایا جا سکے جنہیں اب تک مشرقی دریا سیراب کر رہے ہیں۔ اس انتظام کے بعد مشرقی دریاؤں کا سارا پانی ہندوستان میں آبپاشی وغیرہ کے کام آ سکے گا، مجوزہ معاہدے کے تحت ہندوستان

پاکستان میں تعمیر ہونے والے ہیڈ ورکس کے اخراجات کے سلسلہ میں اپنا حصہ ادا کرے گا۔ ہیڈ ورکس کے اس نظام سے ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں آبپاشی کے لئے مزید پانی دستیاب ہوگا اور دونوں ملک پہلے سے زیادہ بجلی بھی پیدا کرنے لگیں گے، یہ نظام پاکستان میں اراضی کی اصلاح اور سیم نالیوں کی کھدائی کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اس سے دونوں ملکوں میں اناج کی پیداوار بھی بہت بڑھ جائے گی اندازہ ہے کہ ہیڈ ورکس کے نظام پر کل خرچ ایک ارب ڈالر کے لگ بھگ ہوگا۔ ان اخراجات کی تکمیل کے لئے بنک نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے اور حلیف حکومتوں سے یہ یقین دہانی بھی حاصل کی ہے کہ وہ منصوبہ کی خاطر مالی امداد دیں گی، اس مالی منصوبہ پر عملدرآمد اور اس میں متعلقہ حکومتوں کی شرکت کا انحصار نہری تنازعہ کے مجوزہ معاہدے کی توثیق پر ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

سنہ ۱۹۵۹-۶۰ء کے دوران ۳۰ جون ۱۹۶۰ء کو ختم ہونے والے عرصہ میں مندرجہ ذیل ورکس کے لئے زیر دستخطی کو ۷ مارچ ۱۹۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے لئے سربمہر ٹنڈر مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ۱۱½ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا

کام

زون نمبر ۱ - آئی او ڈبلیو ایکاڑہ کے سیکشن اور اے آئی - او ڈبلیو قصور سب ڈویژن نمبر ۱ لاہور میں — ۵۰۰/۰ روپے

(۲) وہی ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ ٹنڈر داخل کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں۔ وہ ۷ مارچ ۱۹۶۰ء سے قبل اپنے نام درج کرا لیں۔

(۳) مکمل شرائط اور کوائف ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ ایام کار میں سے کسی روز بھی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اسی میں ہے۔ کہ وہ زر بیعانہ ۷ مارچ سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں ٹھیکیداروں کو چاہیئے۔ کہ وہ شرح فیصد نرخ مکمل اعداد میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو۔ آر لاہور)

پاکستان کا نیا دارالحکومت ــــ اسلام آباد

۔ ماہرین کا کہنا ہے۔ کہ کسی کاروباری شہر اور بندرگاہ سے پایۂ تخت کی منتقلی کے بعد بھی اُس کی اہمیت یا کاروبار میں کمی نہیں ہوتی۔ اس کی تصدیق دوسرے ملکوں کے تجربوں سے بھی ہوتی ہے اس سلسلے میں نیو یارک، واشنگٹن کلکتہ، دہلی، استنبول ا انقرہ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

ممکن ہے بعض لوگوں کا یہ خیال ہو کہ دارالحکومت کی تعمیر کے لئے دس سال کی مدت بہت زیادہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک بالکل نیا شہر آباد کرنے کے لئے یہ زیادہ عرصہ نہیں ہے۔ روم قدیم شہنشاہوں کے زمانے میں آباد کیا گیا تھا۔ مگر وُہ بھی ایک دن میں تعمیر نہیں کیا جا سکا تھا۔ امریکہ پہلا ملک ہے۔ جس نے اپنے دارالحکومت کے لئے ایک بالکل نیا شہر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اپنی تمام دولت کے باوجود امریکی قوم آج کا واشنگٹن ایک صدی سے پہلے مکمل نہیں کر سکی۔ آسٹریلیا کا دارالحکومت کینبرا بھی ایک منصوبے کے تحت تعمیر کیا گیا تھا۔ اور

اس کے لئے ایک ایسا علاقہ منتخب کیا گیا تھا۔ جو قریب قریب غیر آباد تھا۔ نئے شہر کی منصوبہ بندی کے لئے ۱۸۹۹ء میں تجویزیں طلب کی گئیں۔ لیکن اس کی تعمیر ۱۹۱۳ء سے پہلے شروع نہیں ہو سکی۔

پاکستان میں بھی ایک نئے شایانِ شان اور ثقافتی روایات کے مطابق دارالحکومت کی تعمیر آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لئے سرمایہ بھی درکار ہے۔ وقت بھی اور محنت بھی۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ خیال بھی رکھنا ہے۔ کہ قومی تعمیر کے دُوسرے اہم اور ضروری مسائل نظر انداز نہ ہونے پائیں۔ بہر صورت پاکستان کے لئے ایک نئے وفاقی دارالحکومت کی تعمیر نہ صرف ضروری ہے، بلکہ یہ ایک ایسا فرض ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی ہوگی:-

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پاکستان)

مراکش میں قیامت خیز زلزلہ۔ چالیس ہزار افراد بے گھر ہو گئے

(بقیہ صفحہ اول)

اور دوسرے شہروں میں پہنچے ہیں۔ ان کے عملے کا بیان ہے کہ قریباً ایک ہزار افراد ہلاک اور پانچ ہزار کے قریب زخمی ہوئے علاوہ ازیں بے گھر لوگوں کی تعداد چالیس ہزار کے لگ بھگ ہے فضائی جائزہ سے پتہ چلا ہے کہ سب سے زیادہ نقصان ان محلوں کو پہنچا ہے جن میں مسلمان رہتے تھے۔ یہ محلے بندرگاہ اور نئے شہر کے درمیان میں واقع تھے۔ اسی جائزے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یورپی بستیوں میں متعدد کئی منزلہ عمارتیں زلزلے کی تباہ کاری سے محفوظ رہی ہیں۔ لیکن انہیں بستیوں میں فوجی پولیس کے ہیڈ کوارٹر اور ایوان تجارت کی بلند و بالا عمارتیں زمین بوس ہو گئی ہیں۔ آغادیر کا مشہور "سعدا ہوٹل" بھی تباہ ہو گیا ہے۔ بعض اور ہوا بازوں کے بیان کے مطابق آغادیر کے صنعتی علاقے اور بندرگاہ کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا ہے البتہ شہر پناہ کے اندر واقع پرانی بستی میں کوئی بھی مکان سلامت نہیں رہا۔ اس بستی کے چاروں طرف جو پہاڑیاں تھیں زلزلے سے ان پر گہرے شگاف پڑ گئے ہیں اور بڑی بڑی چٹانیں ٹوٹ کر سمندر میں جا پڑی ہیں

مزید معلوم ہوا ہے کہ کل نصف شب کے کچھ بعد آغادیر کے خوابیدہ شہریوں کو زلزلے کے ہلکے ہلکے جھٹکوں نے بیدار کیا جس کے چند ہی ثانیہ بعد خوفناک گڑگڑاہٹ سنائی دی اور ابھی نیند میں مدہوش لوگ سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ بس قیامت برپا ہو گئی۔ سارا شہر تاریکی میں ڈوب گیا ―― ٹیلی فون کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور عمارتیں جھوم جھوم کر زمین بوس ہونے لگیں غرض کہ چند منٹ کے عرصے میں چاروں طرف زبردست کہرام مچ گیا، فضا زخمیوں اور ملبے میں دبے ہوئے لوگوں کی کراہوں سے معمور تھی۔ اور وہ لوگ جو ابدی نیند نہیں سو گئے تھے جان بچانے کے لئے دیوانہ وار کوشش میں اینٹوں اور پتھروں کے ڈھیروں اور لاشوں کو پھلانگتے ہوئے کھلے میدانوں کی طرف دوڑ رہے تھے۔ ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ اور کسی کو کسی کا ہوش نہیں تھا۔ زلزلے کی تباہ کاری سے متاثر ہونے والا رقبہ اتنا وسیع تھا اور سڑکوں پر بچے کھچے لوگوں کا اتنا ہجوم ہو گیا تھا۔ اس لئے اگر کسی نے امداد مہیا کرنے کی کوشش بھی کی تو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

صبح کی پہلی کرن کے ساتھ ایک قریبی شہر سے ایک فرانسیسی طیارے نے نقصانات کا جائزہ لینے کے لئے آغادیر پہنچا اور ان کی اور اسی کی رپورٹ پر مراکش کے دوسرے شہروں میں امدادی انتظامات شروع کئے گئے

آغادیر کی تباہی کی خبر جیسے ہی مراکش کے دارالحکومت رباط پہنچی شاہ مراکش سدی محمد بن یوسف وزیر اعظم عبداللہ ابراہیم کے ساتھ وہاں روانہ ہو گئے۔ ادھر ولی عہد مولائے حسن نے بری، بحری اور فضائی فوجوں کے سربراہوں کا اجلاس طلب کیا اور زخمیوں کو قریبی ہسپتالوں میں پہنچانے کے لئے تمام طیاروں اور موٹروں کو آغادیر کی جانب روانہ کر دیا گیا، اس وقت تک امریکی اور فرانسیسی فوجی طیارے بھی رباط پہنچ چکے تھے، جن میں فوجی اور میڈیکل عملہ اور ضروری سامان موجود تھا فرانسیسی ریڈ کراس نے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے دو لاکھ ڈالر مخصوص کر دئے ہیں اور مراکش کے وزیر صحت یوسف بن عباس نے ملک بھر کے عوام سے زخمیوں کو خون دینے کی اپیل کی ہے

آغادیر کی چالیس پچاس ہزار کی آبادی میں چھ سات ہزار کے لگ بھگ فرانسیسی ہیں ایک ہزار فوجی اور ان کے اہل کنبہ اس تعداد کے علاوہ ہیں۔ بعد کی ایک اطلاع کے مطابق آغادیر سے پہلا امدادی طیارہ بیس زخمی بچوں، عورتوں اور مردوں کو لے کر رباط پہنچ گیا ہے۔ جہاں انہیں فوری طور پر فوجی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے ایک اور اطلاع کے مطابق آغادیر کے قریب ہی واقع فرانس کا ایک ہوائی اڈہ زلزلے سے بالکل محفوظ رہا ہے۔ یہاں پچاس طیارے اور تیرہ سو کے لگ بھگ فوجی اور سول ملازم موجود تھے۔ جو سب کے سب بچ گئے ہیں ان تمام طیاروں (ان میں بیس بمبار بھی شامل ہیں) اور عملہ کو امدادی کام شروع کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ ادھر بحیرہ روم میں فرانسیسی بحریہ کے یونٹوں کو بھی آغادیر پہنچنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ زخمیوں کو فرانسیسی اور امریکی فوجی اڈوں کے ہسپتالوں میں داخل کیا جا رہا ہے ―― شمالی افریقہ کے علاقے میں اس سے پہلے شدید زلزلہ چند سال قبل اورلینز ولا میں آیا تھا۔ جس میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد ہلاک اور مجروح ہوئے تھے اور تیس ہزار کی آبادی کا یہ شہر بالکل تباہ ہو گیا تھا۔

اصلاح اراضی کی سکیم

لاہور ۲ مارچ۔ صوبائی محکمہ اصلاح اراضی نے ایراوتی اور چناب نہروں کے دو سیلاب زدہ خراب شدہ زمین کو ۲۰۰ روپیہ اصلاح کے لئے منتخب کیا ہے۔ جو لوگ اپنی اراضی کی خریف ۱۹۶۰ء میں اصلاح کرانا چاہتے ہوں انہیں متعلقہ افسر اصلاح اراضی کو درخواست دینا چاہیئے جن قطعات اراضی کی اصلاح ۱۹۵۹ء میں جاری تھی اور جن پر ابھی کام مکمل نہیں ہوا ہے ان پر یہ کام جاری ہے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

جو کشمکش مذاہب کے نام پر ہوئی ہے وہ ہرگز نہ ہوتی اور روحانی عقائد میں تبدیلی کا کام استدلال اور فہم پر چھوڑا جاتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ فی زمانہ مہذب دنیا بڑی حد تک اسلام کے ان اصولوں کو تسلیم کرتی جا رہی ہے اور جمہوری حقائق بڑی حد تک اسلام کے اسی اصول پر مبنی چلے جاتے ہیں اور توقع ہے کہ جوں جوں انسان تہذیبی ترقی کرتا جائے گا توں توں اسلام کے اس اصول کی افادیت اور صداقت زیادہ واضح ہوتی چلی جائے گی ؛

فضائل رمضان المبارک

(بقیہ صفحہ ۵)

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس مبارک مہینے کی بے نظیر برکات و فیوض کا تفصیلاً ذکر فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے فضائل متعلق زریں الفاظ میں مضامین تحریر فرمائے اور ماہرین اخلاقیات نے اس کی ضرورت کو تسلیم کیا پس اس سے بڑھکر اور کون سا مہینہ بابرکت ہو سکتا ہے ؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مبارک اور مقدس مہینے سے ہم تمام مسلمان پورا پورا فائدہ اٹھائیں تاہم سب اس کے اہل ہو سکیں؟

ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد کا لیکچر

(بقیہ صفحہ اول)

پر توجہ دیا۔

آپ کے اس نہایت دلچسپ اور معلومات افزا لیکچر کے بعد انگریزی میں بھی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ جو سامعین کے لئے مزید استفادے کا موجب ہوا۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض مجلس اقتصادیات کے وائس پریزیڈنٹ عبدالسمیع صاحب نے ادا کئے۔ اس موقع پر مجلس کی طرف سے افطاری کا انتظام کیا گیا تھا۔ تاکہ احباب روزے کے باوجود ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس دلچسپ لیکچر سے مستفید ہو سکیں ؛

مسٹر اے کے بروہی راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۲ مارچ مسٹر اے کے بروہی ہائی کمشنر پاکستان متعین بھارت کل نئی دہلی سے بذریعہ طیارہ راولپنڈی پہنچ گئے، جہاں وہ صدر ایوب اور مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ سے بات چیت کریں گے۔ جب سے انہوں نے اپنے نئے عہدے کا چارج لیا ہے وہ پہلی دفعہ راولپنڈی آئے ہیں۔ آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ میں ہر ماہ ضروری بات چیت کے لئے آیا کروں گا

۴۔ نور و رحمت کے حقیقی وارث بن سکیں
آمین یا ارحم الراحمین۔ س
این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

ماہ فروری سنہ ۱۹۶۰ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ مارچ سے قبل دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

ایک سہولت

بعض دوست خلاصہ تفسیر کبیر منگوانے کیلئے

ربوہ آنے والوں کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ ڈاک خرچ نہ پڑے۔ ان کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان کے آخر تک دونوں حصے اکٹھے منگوانے والوں سے ڈاک خرچ نہیں لیا جائے گا۔ مگر کمیشن کے خواہشمند احباب اس اعلان سے مستثنےٰ ہوں گے۔ دونوں حصوں کی کل قیمت جلد اول کلاتھ ۱۰/ روپے۔ جلد کپڑا ۹/ روپے کارڈ لکھ کر وی پی منگوائیں۔

میر معین الدین دارالصدر۔ ربوہ